سورہ روم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّ حِیۡمِ ○ ایت نمبر(۳۱-۳۲)

وَلَا تَکُوۡ نُوۡ امِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ○ مِنَ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَہُمۡ وَکَانُوۡا شِیَعًا کُلُّ حِزۡبٍ بِمَالَدَیۡہِمۡ فَرِحُوۡنَ ○

ترجمہ: اورنہ ہوجاناتم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جوان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعة المبارک

﴿۲۹ جمادی ا لثانی ۱٤۳۲ھ بمطابق 3جون 2011﴾

عنوان

ایمان کی عظمت

زیر اہتمام: شعبہ دینی امور جوہری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اثاری سروبہ لاہور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمد اللہ ہمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کیلئے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہٰذا ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نور قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری اپنی کوتاہی ہے اس ادنٰی سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کیلئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

بتعاون: محترم جاوید اختر جوہری صاحب صدر جوہری ٹرسٹ

اب آپ خطبہ جمعة المبارک انٹرنیٹ پر بھی دیکھ سکتے ھیں:

www.Johritrust.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَوْفُوْ عَھْدَہٗ

اَمَّا بَعْدُ۔

فَاَعُوْذُ بِا اللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۝

﴿یَااَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ﴾

ترجمہ: (اے ایمان والوں: ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول ﷺ پر)

ایمان والوں کو ایمان لانے کا حکم:

یَااَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ اے ایمان والوں! اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لے آؤ۔ یہ ایک عجیب آیت ہے کیونکہ خطاب بھی ایمان والوں کو ہے یہ تو نہیں کہا۔ یَااَیُّھَا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔ اے کافرو! یہ بھی نہیں کہا۔ یَااَیُّھَا الَّذِیْنَ نَافَقُوْ اے منافقو! یہ بھی نہیں کہا۔ یَااَیُّھَا الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا، اے مشرکو! بلکہ فرمارہے ہیں۔ یَااَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ اے ایمان والو! اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لے آؤ۔ دوسری دفعہ ایمان لانے کا مطلب ہے؟ اِتَّقُوْ۔ یعنی تم تقویٰ اختیار کرو۔ ایک دوسرا مطلب یہ ہے کہ اے زبان سے اقرار کرنے والوں! اپنے دل سے بھی اس کی تصدیق کرلو۔

اقرار لسانی اور تصدیق قلبی:

دل سے تصدیق کرنا ایک بڑا کام ہے: (تو عرب ہے یا عجم ہے تیرا لا الہ الا۔ لغت غریب جب تک تیرا دل نہ دے گواہی)

کلمہ پڑھ لینے سے کام مکمل نہیں ہوتا بلکہ کام کی ابتداء ہوتی ہے۔ انسان کلمہ پڑھ کر اسلام کی حدوں میں تو داخل ہوجاتا ہے۔ لیکن ایمان کامل پیدا کرنے کیلئے اعمال صالحہ کو اختیار کرنا ضروری ہے۔ اس کو کہتے ہیں اِقْرَارُبِاللِّسَانِ وَ تَصْدِیْقٌ بِا لْقَلْبِ۔

اور ایمان لانے کے بعد انسان کو انہی دو باتوں کی تلقین کی جاتی ہے۔ اِقْرَارُ بِاللِّسَانِ۔ کا درجہ تو انسان کو کلمہ پڑھتے ہی نصیب ہوجاتا ہے۔ ہم کلمہ پڑھنے والے جتنے بھی ہیں سب کے سب اِقْرَارُ بِاللِّسَانِ۔ میں سو فیصد شامل ہیں۔ لیکن تَصْدِیْقٌ بِا لْقَلْبِ۔ میں مراتب ہیں جو جتنے نیک اعمال کرتا ہے وہ اس بات کی اتنی ہی تصدیق کرتا ہے لہٰذا جو کامل مومن ہوگا وہ اعمال کے ذریعے اس کی تصدیق کرے گا اس کا کوئی عمل بھی خلاف شرع نہ ہوگا:

کردار کے غازی بننے کی ضرورت:

قول اور فعل دونوں میں فرق ہوتا ہے۔ قول سے فعل تک پہنچانے کیلئے کچھ کر کے دکھانا پڑتا ہے۔ زبان سے بات کہہ دینا اور چیز ہے اور عمل سے اس کو ثابت کر دینا اور چیز ہے۔ آج یہی چیز تو زیادہ توجہ طلب ہے ہم قال کے تو غازی ہیں مگر اعمال میں شکست کھانے والے ہیں:

ایمان کی نشاندہی:

دراصل ایمان کی نشاندہی انسان کے اعمال سے ہوتی ہے جس قدر اعمال میں پختگی ہوتی ہے اسی قدر ایمان مضبوط ہوتا ہے پھر انسان کا عمل ہی تبلیغ کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ اس لیے خاموش تبلیغ جتنی مؤثر ہے اتنی زبانی تبلیغ مؤثر نہیں ہے:

ایمان کا مقام:

دل ایمان کا محل ہے جو کہ ایمان سے بھرتا ہے۔ یہ بہت بڑی دولت ہے حتیٰ کہ انسان کے پاس اس کی جان سے بھی زیادہ قیمتی دولت اس کا ایمان ہے۔ اللہ رب العزت کے ہاں ایمان کی اتنی قیمت ہے کہ اگر ساری دنیا کافروں سے بھر جائے تو وہ ایک مؤمن کے برابر نہیں ہو سکتے قیامت کے دن ایک آدمی ننانوے دفتر گناہوں کے لے کر آئے گا اور اس کے مقابلے میں ایک فرشتے کے پاس ایک چھوٹی سی پرچی ہوگی فرشتہ اس پرچی کو نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دے گا۔ کاغذ کا وہ پرزہ اس کے گناہوں کے ننانوے دفتروں سے بھاری ہو جائیگا۔ وہ پوچھے گا یا اللہ! یہ کیا معاملہ ہے؟ اللہ رب العزت فرمائیگا کہ یہ تیرا ایمان ہے اس ایمان کے مقابلہ میں زمین و آسمان کو رکھ دیا جائے تو بھی ایمان بھاری ہوگا ہمیں بھی یہ چیز اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ ہمارا ایمان ہماری اصل دولت اور خزانہ ہے۔ کیونکہ جب انسان کو کسی چیز کی اہمیت کا پتہ نہیں ہوتا تو وہ اسے آسانی سے گنوا دیتا ہے مثلاً ڈاکو ڈاکہ ڈال لیتے ہیں اور بندے کو پتہ بھی نہیں چلتا:

استقامت کی اہمیت:

یقیناً یہ بڑی عجیب بات ہے کہ ہم نے اللہ اور رسول ﷺ کو بن دیکھے مانا ہے اس مشکوٰۃ نبوت کو فروزاں ہوئے چودہ سو سال گزر چکے ہیں آج چاروں طرف فتنے ہیں ظلمت ہے، فساد ہے، ہر طرف لوگ ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کے لیے تیار ہیں اور آج سیدھے راستے سے ہٹانے کے لیے لوگ موجود ہیں۔ اس وقت جو ایمان کے اوپر جما رہے وہ اللہ رب العزت کے ہاں بڑا درجے والا ہے:

زندگی گزارنے کے دو طریقے:

زندگی گزارنے کے دو طریقے ہیں (۱) ایک طریقہ نظر کی زندگی گزارنا یعنی جو کچھ آنکھ دیکھتی ہے اس کو مان لینا مثلاً آنکھ دیکھتی ہے کہ رشوت لینے میں فائدہ ہے پیسہ آ رہا ہے۔ آنکھ دیکھتی ہے کہ دھوکہ دے کر مال کماؤ منافع زیادہ ہے۔ آنکھ دیکھتی ہے کہ ملاوٹ کر لیں تو زیادہ آمدنی ہوتی ہے۔ یعنی آنکھ دیکھتی ہے کہ ان کاموں میں زیادہ فائدہ ہے اب جو بندہ اس پر عمل کرے گا وہ گویا مشاہدہ اور نظر کی زندگی گزارنے والا ہوگا اور (۲) دوسرا طریقہ ہے خبر کی زندگی گزارنا۔ مثلاً ایک آدمی اللہ رب العزت کے حکموں کو دیکھتا ہے، کہ ملاوٹ کرنے سے منع فرمادیا گیا ہے اس لیے نقصان کو دیکھ کر وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ رشوت لینا گناہ ہے لہٰذا وہ پیچھے رک جاتا ہے۔ اسی طرح کسی کو دھوکہ دے کر مال حاصل کرنا گناہ ہے لہٰذا وہ پھر بھی پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ اس کو ایمان والی زندگی بھی کہتے ہیں۔ بالفاظ دیگر خبر کی زندگی سے مراد یہ ہے کہ اللہ رب العزت کی طرف سے جو دین ملا اس پر آنکھیں بند کر کے عمل کر لیا جائے اور جو آدمی اپنی آنکھ سے دیکھتا پھرتا

ہے شرعی یا غیر شرعی ہر طریقے سے فائدے اٹھانے کی کوشش کرتا ہے وہ نظر کی زندگی گزارنے والا ہے۔ سامعین: یاد رکھیے: کہ ہماری کامیابی خبر کی زندگی گزارنے میں ہے نظر کی زندگی گزارنے میں نہیں ہے:

اللہ تعالیٰ کے حکموں کے ساتھ چمٹ جائیں:

کفار نظر کے راستے پر عمل کرنے والے ہیں اور مومن مسلمان خبر کے راستے پر عمل کرنے والے ہیں۔ اس لیے یہ بات ذہن میں اچھی طرح بٹھا لیجیے کہ ہم نے دنیا کے فائدوں کو نہیں دیکھنا بلکہ ہم نے اللہ رب العزت کے حکموں کو دیکھنا ہے۔ ہمیں جو مرضی سامنے نظر آئے حتیٰ کہ بہت سے فائدے بھی نظر آئیں تو ہم ان کو ٹھوکر لگا کر اللہ کے حکموں کے ساتھ چمٹ جائیں گے:

انسان اور آزمائش:

اللہ رب العزت کی طرف سے اس دنیا میں ہر انسان پر آزمائشیں آتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ خبر کے راستے پر زندگی گزارنے والوں کو ہمیشہ کامیاب فرمادیتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ يُّتۡرَكُوۡۤا اَنۡ يَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَهُمۡ لَا يُفۡتَنُوۡنَ ﴾

(کیا انسانوں نے یہ گمان کیا کہ وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اگر وہ کہیں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کو آزمایا نہیں جائے گا)

﴿ وَلَقَدۡ فَتَنَّا الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ﴾ تحقیق ہم نے آزمایا ان سے پہلے والوں کو بھی ﴿فَلَيَعۡلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا وَلَيَعۡلَمَنَّ الۡكٰذِبِيۡنَ﴾ اور اللہ تعالیٰ کھرے اور کھوٹے کو پہچان کر رہے گا۔ لہٰذا، انسان یہ گمان نہ کرے کہ ہم ایمان لے آئے اور اب ہمیں آزمایا نہیں جائے گا اور بس اتنی ہی بات کافی ہو جائے گی۔ ناں ناں! بلکہ اللہ تعالیٰ آزمائیں گے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ بِشَىۡءٍ مِّنَ الۡخَـوۡفِ وَالۡجُـوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ‌ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيۡنَ﴾ (البقرۃ:۱۵۵) ترجمہ: ہم ان کو مختلف طریقوں سے آزمائیں گے اور جو ان تمام آزمائشوں میں کامیابی پائیں گے ان کو آپ بشارت سنا دیجیے۔ ثابت یہ ہوا کہ اللہ رب العزت بغیر آزمائے کسی کے ایمان کو قبول نہیں کریں گے۔

ہر حال آزمائش کا حال:

اللہ رب العزت ہر انسان کو آزماتے ہیں۔ جس کے پاس پیسہ وافر ہے پیسہ اس کے لیے آزمائش ہے۔ جو غریب ہے اس کے لیے غربت آزمائش ہے۔ جس کو صحت ملی ہے اس کے لیے صحت آزمائش ہے، جو بیمار ہے اس کے لیے بیماری آزمائش ہے۔ اللہ رب العزت ہر آدمی کو مختلف حالات میں رکھتے ہیں اور جس حالت میں اس کو رکھا جاتا ہے وہ اس حال میں آزمایا جا رہا ہوتا ہے تاکہ پتہ چلے کہ وہ واقعی دل سے ایمان لانے والوں میں سے ہے یا نہیں۔ جو اچھے حال میں ہو، اسے چاہیے کہ شکر ادا کرے جو برے حال میں ہو، اسے چاہیے کہ صبر کرے شکر کرنے والا بھی جنتی اور صبر کرنے والا بھی جنتی ہوگا۔

لمحہءفکریہ:

آج جو ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں ہم ذرا غور کریں کہ کیا ہماری آنکھیں مسلمان بن گئی؟ اگر یہ مسلمان بن چکی ہیں تو یہ پھر غیر محرم کی طرف نہیں اٹھیں گی۔ اگر غیر محرم کی طرف اٹھ جاتی ہیں تو ابھی مسلمان نہیں بنیں۔ کیا یہ زبان مسلمان بن چکی ہے؟ اگر بن گئی ہے تو اس سے جھوٹ اور غیبت نہیں نکل سکتی اور اگر نکلتی ہے تو پھر ابھی مسلمان نہیں بنی۔ کیا ہمارے کان مسلمان بن گئے؟ اگر یہ بن چکے ہیں تو پھر اب خلاف شرع باتیں نہیں سن سکتے۔ اگر سنتے ہیں تو پھر ابھی نہیں بنے۔ کیا ہماری شرمگاہ مسلمان بن چکی ہے؟ اگر یہ مسلمان بن چکی ہے تو پھر اس سے خطا نہیں ہو سکتی۔ اگر خطا ہو جاتی ہے تو پھر ابھی مسلمان نہیں بنی۔ ہم اپنے ہر ہر عضو کے بارے میں سوچیں کہ ہم نے اپنے کس کس عضو کو مسلمان بنا لیا ہے اگر ہر ہر عضو گناہوں میں لتھڑا ہوا نظر آتا ہے تو سوچئے کہ مسلمانی کس چیز کا نام ہے۔ جب یہ اعضاء انفرادی طور پر ابھی مسلمان نہیں بنے تو ہم اپنے آپ کو حقیقی معنوں میں کیسے مسلمان کہہ سکتے ہیں:

خرد نے کہہ بھی دیا لاالہ تو کیا حاصل
دل ونگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی عظمت پر ثابت قدم رکھے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

(آمین)

دُعائیں

اے رب العرش العظیم ہماری آنکھوں کی روشنی کو قرآنی الفاظ سے تیز فرمادے

اے رب العرش العظیم ہمارے کانوں میں اپنے دین کی مٹھاس بھر دے

اے رب العرش العظیم ہماری زبانوں کو اپنے نور کی مٹھاس سے بھردے

اے رب العرش العظیم ہمارے دلوں کو اپنے نور سے منور فرما دے

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن صور پھونک دیا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائینگے

اے رب العرش العظیم اس دن کی رسوائی سے بچا جس دن ساری انسانیت آپکی عدالت میں جمع ہوگی

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن حساب کتاب کے بعد اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیاجائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن چہرے سیا کردیے جائینگے

اے رب العرش العظیم ہماری مدد فرما

اے رب العرش العظیم ہمیں سیدھا راستہ دکھا

فا نصر علی القوم الکافرین

فانصر علی القوم الظالمین

فا نصر علی القوم المشر کین:

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جارہی ہے آیئے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تا کہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفتہ بحال ہوجائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے امین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ: